سوال

کیا ماضی میں برائیاں کرنے والوں سے شادی نہ کرے ؟

جواب

الحمد للہ.

دین اسلام تو مکمل طور پر معتدل اوراعتدال کا دین ہے ، اوراسلامی تعلیمات پر عمل اور حرام کاموں سے اجتناب کرنا ایک ایسا امر ہے جس میں کسی بھی مسلمان کو کوئی اختیار نہیں ، کیونکہ یہ تو اللہ تعالی نے مسلمان پر واجب کیا ہے ۔

موجودہ دور میں فتنے بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں اور بات یہاں تک جا پہنچی ہے کہ جو شخص کچھ حرام کردہ اشیاء کو ترک کرتا اور بعض واجبات پر عمل کرتا ہو اسے سنجیدہ اور متشدد شمار کیا جاتا ہے ، اوراس میں کوئی شک نہیں کہ ایسا صرف اورصرف لوگوں میں دینی انحراف اورکثرت معاصی وگناہ میں پڑنے اور شرعی وا

م تو آپ کے بہت زیادہ مشکور ہیں اور یہ لائق صد تحسین ہے کہ آپ اس گندے معاشرہ (یورپی معاشرہ) میں رہتے ہوئے بھی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں ، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ آپ جو کچھ کر رہی ہیں وہ اللہ تعالی اوراس کے اولیاء مومن لوگوں کو بہت زیادہ محبوب ہے ، لیکن یہ کام شیطان کو بہت

آپ کا صالح اوراچھا خاوند اختیار اور تلاش کرنا بھی ایک شرعی طور پر مطلوب کام ہے ، لیکن ایسا کرنا آپ کے لائق نہیں کہ جس کے دین اور حسن خلق کا علم ہو جائے کہ وہ بہت اچھے دین واخلاق کا مالک ہے لیکن اس کا ماضی خراب رہا ہے اس کو رد کرنا اوراس سے شادی نہ کرنا صحیح نہیں ۔

کیونکہ جس انسان نے اپنے ماضی سے توبہ کرلی ہو اسے اس کے ماضی کی عار نہیں دلائی جاسکتی اور نہ ہی اس پر ماضی کی وجہ سے عیب لگایا جاسکتا ہے ، اور پھر اگر وہ شادی کرنے کی رغبت لے کر آپ کے کو شادی کا پیغام دیتا ہے تو اسے رد نہیں کیا جاسکتا ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان ہے :

(گناہوں سے توبہ کرنے والا تو ایسے ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ۔

لیکن اگر کسی کے بارہ میں یہ تو علم ہو کہ اس کا ماضی بہت ہی برا گزرا ہے اور وہ گناہ اور معاصی کا مرتکب رہا ہے اوراب اس کے بارہ میں یہ علم نہ ہو کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ کرچکا ہے کہ نہیں اوراس نے اپنے گناہ چھوڑے ہیں یا نہیں تو اس طرح کے شخص پر اس کے دین اوراخلاق میں بھروسہ نہیں کیا جاسکتا

کسی انسان کا اپنی منگیتر یا اس کے اولیاء کو یہ کہنا کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ کرچکا ہے اوراب اس میں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے ، اس پر بھروسے کے لیے یہی کہنا کافی نہیں بلکہ اس کے قول اور فعل کی تحقیق کی جائے گی کہ واقعی وہ اپنے قول میں سچا ہے ، جب اس کے بارہ میں یہ علم ہو جائے کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ

اس لیے آپ کوئی نیک اور صالح شخص تلاش کریں چاہے اس کا ماضی کیسا ہی گزرا ہو آپ اسے رد نہ کریں ، اور ہر اس شخص کو جس کے بارہ میں یہ علم ہو جائے کہ اس کا ماضی شر و فساد اور برائی میں گزرا ہے اور ابھی تک اس نے ترک نہیں کیا اسے قبول نہ کریں اوراس سے شادی کرنے سے انکار کردیں ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے لیے یہ فرماتے ہوئے حکم دیا ہے :

(عورت سے شادی چار چیزوں کی بنا پر کی جاتی ہے ، اس کے مال کی وجہ سے ، اوراس کے حسب ونسب کی وجہ سے ، اوراس کے حسن وجمال کی وجہ سے ، اوراس کے دین کی وجہ سے ، تیرے ہاتھ خاک میں ملیں دین والی کو اختیار کر) صحیح بخاری حدیث نمبر (5090) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466) ۔

یہ عورت پر بھی منطبق ہوتی ہے کیونکہ عورت پر بھی ضروری ہے کہ وہ صاحب دین اور حسن خلق والے شخص کے علاوہ کسی اور کو قبول نہ کرے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

(جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص شادی کرنے کا پیغام لے کر آئے (یعنی منگنی کے لیے آئے) جس کے دین اوراخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کی شادی (اپنی بیٹی سے) کردو اگر ایسا نہیں کرو گے تم پھر زمین میں بہت وسیع وعریض فساد ہوگا) سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح

علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ تعالی تحفۃ الاحوذی میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

ہ وسلم کا یہ فرمانا : (إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ) یعنی جب تم میں سے کوئی یہ کہے کہ تم اپنی اولاد یا پھر اپنے رشتہ داروں میں سے کسی لڑکی کی اس سے شادی کردو (مَنْ تَرْضَوْنَ) یعنی جسے تم پسند کرتے ہو اور اچھا لگتا ہے (دِينَهُ) یعنی اس کا دین تمہیں اچھا لگتا ہے (وَخُلُقَهُ) اوراس کا اخلاق اور معاشرت اچھی لگے (فَزَوِّجُوهُ) تو ا

وہ اس لیے کہ تم اپنی بچی کا نکاح صرف اس سے کرو گے جو مال ودولت اور حسب ونسب اور خوبصورتی کا مالک ہو تو پھر تمہاری اکثر عورتیں بغیر شادی کے بیٹھی رہیں گی ، اوراسی طرح اکثر مرد بھی بغیر عورتوں کے رہیں گے جس سے زنا کا فتنہ زیادہ پھیلے گا ، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورتوں کے اولیاء کو عار محسو

اور دیکھیں بعض صحابہ کرام تو دور جاہلیت میں مشرک تھے اور بعد میں وہ مسلمان ہوئے اور اپنے اسلام پر اچھی طرح کاربند رہے اور شادیاں بھی کیں لیکن انہیں اس دلیل کی بنا پر رد نہیں کیا گیا کہ ان کا ماضی اچھا نہیں رہا ، لھذا مرد کی حالت وہ معتبر ہوگی جس پر وہ موجودہ وقت میں کاربند ہے اور اپنے ماضی سے توبہ

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو صالح اور نیک خاوند عطا فرمائے اوراس میں آسانی پیدا کرے اس نیک وصالح اولاد سے نوازے ، آمین یارب العالمین ، ۔

والحمد للہ رب العالمین ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

20744